بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# وتر

اور

# تراویح کے مسائل

مرتبہ

عبد الحمید

پتہ

راشد لائبریری

مسلم روڈ کمبوہ محلہ شہدادکوٹ سندھ پاکستان موبائل نمبر 3013291314-92+

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# بیس رکعت تراویح خلاف سنت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کلمہ پڑھنے والے تمام لوگ متفقہ طور پر یہ مانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز تراویح مسجد میں جماعت کے ساتھ تین دن تک پڑھی تھی، پھر نماز تراویح آپؐ آخری وقت تک گھر میں ہی پڑھتے رہے۔ اس لئے گھر میں پڑھی جانے والی نماز کے متعلق سب سے زیادہ علم آپؐ کے گھر والوں کو ہی ہوسکتا ہے کہ آپؐ نماز تراویح کتنی رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور آپؐ کے گھر والوں میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہؓ ہی آپؐ کی وہ بیوی ہیں جن کے گھر میں آپؐ نے اپنی زندگی مبارک کے آخری ایام گزارے اور اُن کی ہی گود میں وفات پائی۔ اس لئے صحابہ کرامؓ کے دور مبارک میں لوگ نماز تراویح کی تعداد معلوم کرنے لئے حضرت عائشہؓ سے ہی پوچھا کرتے تھے جس کا ثبوت مندرجہ ذیل ہے۔

﴿عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَزِيْدُ فِیْ رَمَضَانَ وَلَا فِیْ غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّیْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں کتنی رکعتیں (تراویح) پڑھا کرتے تھے (اس کے جواب میں) حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان ہو یا غیر رمضان (کبھی بھی) گیارہ رکعتوں

حُسۡنِهِنَّ وَطُوۡلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيۡ اَرۡبَعًا فَلَاتَسۡاَلُ عَنۡ حُسۡنِهِنَّ وَطُوۡلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيۡ ثَلَاثًا.﴾

(صحیح بخاری جلد اول باب ۳۰۷ حدیث ۱۰۸۱)

سے زیادہ (تراویح یا تہجد) نہیں پڑھیں۔ پہلے آپؐ چار رکعتیں پڑھتے تو ان کی خوبصورتی اور لمبائی کا کیا پوچھنا۔ پھر چار پڑھتے ان کی خوبصورتی اور لمبائی کا کیا پوچھنا پھر آپؐ تین رکعت پڑھتے۔

حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہؓ کے اس فرمان مبارک سے معلوم ہوا کہ تراویح ہو یا تہجد رسول اللہ ﷺ نے کبھی بھی گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھیں اور کیونکہ بیس رکعت یقیناً گیارہ سے زیادہ ہیں اس لئے بیس رکعت تراویح پڑھنا سنتِ رسول ﷺ نہیں ہیں اور جو عمل سنتِ رسول ﷺ کے خلاف کیا جائے اس کے متعلق بھی حضرت عائشہؓ نے ہی بتایا کہ:

﴿قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ ﷺ مَنۡ اَحۡدَثَ فِيۡ اَمۡرِنَا هٰذَا مَالَيۡسَ مِنۡهُ فَهُوَرَدٌّ.﴾

(صحیح بخاری وصحیح مسلم)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے بھی ہمارے امر (یعنی دین اسلام میں) میرے طریقہ (یعنی میری سنت) کے خلاف جو بھی کام کیا وہ کام ردّ ہے (یعنی اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے ہاں قابل قبول نہیں ہے۔)

اس لئے جو شخص بھی حضرت عائشہؓ کو ایمان والوں کی ماں اور

رسول اللہ ﷺ کو آخری نبی مانتا ہے، وہ حضرت عائشہؓ کی گواہی کو مان کر آج سے بیس رکعت تراویح پڑھنا چھوڑ دے کیوں کہ بیس رکعت تراویح خلاف سنت ہے اور ہر خلاف سنت عمل اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے ہاں ردّ ہے، ناقابل قبول ہے اور جو لوگ بیس رکعت تراویح پڑھتے ہیں وہ حضرت عائشہؓ کے اس فرمان کو غلط ثابت کرنے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں اور سنتِ رسول ﷺ کے بھی خلاف کام کر رہے ہیں۔ ایسے لوگوں کو سوچنا چاہیئے کہ وہ کل قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کو کیا جواب دیں گے۔

محترم قارئین کرام بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس حدیث مبارکہ میں آٹھ رکعت تراویح اور تین رکعت وتر کا ذکر ہے لیکن ان لوگوں کا یہ کہنا صحیح نہیں ہے کیونکہ اسی مسئلہ کو سمجھانے کے لئے حضرت عائشہؓ نے ہی ایک اور مقام پر اسی مسئلہ کی وضاحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّىْ مَابَيْنَ اَنْ يَّفْرُغَ مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلَى الْفَجْرِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ.
(صحیح مسلم، جلد اول ص ۲۹۶)

رسول اللہ ﷺ عشاء اور فجر کے درمیان گیارہ رکعت پڑھتے تھے۔ ہر دو رکعت پر سلام پھیرتے تھے اور ایک رکعت وتر پڑھتے تھے۔

اس حدیث مبارکہ سے اول تو یہ ثابت ہوا کہ نماز تراویح کی کل گیارہ رکعتیں ہیں دوسری بات یہ ثابت ہوئی کہ آپؐ وتر کی ایک رکعت پڑھتے تھے تین رکعت وتر ایک سلام سے نہیں پڑھتے تھے بلکہ آپؐ ایک رکعت پڑھنے کا حکم فرمایا کرتے تھے ثبوت ملاحظہ فرمائیں:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلاً سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم عَنْ صَلاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم صَلاةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خَشِيَ اَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلّٰى رَكْعَةً وَاحِدَةً. تُوْتِرُ لَهٗ مَا قَدْ صَلّٰى (صحیح بخاری کتاب الوتر و صحیح مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ میں صلوٰۃ اللیل کی نماز کس طرح پڑھوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صلوٰۃ اللیل کی نماز دو، دو رکعت ہے پھر جب کوئی صبح ہو جانے سے ڈرے تو ایک پڑھ لے۔ وہ اس کی ساری نماز کو وتر بنا دے گی۔

اس حدیث مبارکہ سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ دو دو رکعتیں پڑھنے کے بعد ایک رکعت پڑھنے سے پھر چاہے وہ ایک سے گیارہ تک جتنی بھی رکعتیں ہوں ساری نماز وتر بن جاتی ہے اسی مسئلہ کی وضاحت کرتے ہوئے ایک اور مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ملاحظہ فرمائیں:

عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَلْوِتْرُ حَقٌّ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّوْتِرَ بِخَمْسٍ فَلْیَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّوْتِرَ بِثَلٰثٍ فَلْیَفْعَلْ وَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّوْتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْیَفْعَلْ.

(رواہ ابو داؤد ، نسائی ، ابن ماجہ)

حضرت ابو ایوبؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وتر ہر مسلم پر لازم ہے لہٰذا جو چاہے پانچ رکعت وتر پڑھے جو چاہے تین رکعت وتر پڑھے اور جو چاہے ایک رکعت وتر پڑھ لے۔

اس حدیث مبارکہ میں آپ ﷺ نے پانچ رکعت کو بھی وتر فرمایا، تین رکعت کو بھی وتر

فرمایا اور ایک رکعت کو بھی وتر فرمایا۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس حدیث مبارکہ میں آپ ﷺ نے یہ فرمایا کہ جو تین رکعت وتر پڑھنا چاہے پڑھ لے تو اس سے تین رکعت ایک سلام سے پڑھنا ثابت ہوا۔ تو اس کے جواب میں بھی فرمان رسول ﷺ ہی ملاحظہ فرمائیں:

| | |
|---|---|
| لَا تُوتِرُوْا بِثَلَاثٍ اَوْ تِرُوْا بِخَمْسٍ اَوْ بِسَبْعٍ وَلَا تُشَبِّهُوْا بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ. (دار قطني سنده صحيح) | تین رکعت وتر نہ پڑھا کرو بلکہ پانچ رکعت یا سات رکعت وتر پڑھ لیا کرو اور وتر کو مغرب کی نماز سے مشابہ نہ کیا کرو۔ |

اس حدیث مبارکہ میں آپ ﷺ نے واضح طور پر یہ فرمادیا کہ تین رکعت ایک سلام سے پڑھ کر وتر کو مغرب کی نماز سے مشابہ نہ کیا کرو۔ لیکن بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہاں پر ایک سلام سے پڑھنے کی ممانعت نہیں ہے بلکہ دو رکعت کے بعد تشہد میں نہ بیٹھے بلکہ تیسری رکعت میں تشہد میں بیٹھے اس طرح بھی مغرب سے مشابہ نہیں ہوگی۔ لیکن میرا جواب یہ ہے کہ اس حدیث مبارکہ کو صحابہ کرامؓ نے کیسے سمجھا تھا اور اس پر وہ کس طرح عمل کرتے تھے اس کی وضاحت صحابہ کرامؓ کے عمل سے ہی ملاحظہ فرمائیں۔

| | |
|---|---|
| عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ عَبْدَاللهِ بْنِ عُمَرَ كَانَ يُسَلِّمُ بَيْنَ الرَّكْعَةِ وَالرَّكْعَتَيْنِ فِي الْوِتْرِ حَتّٰى يَأْمُرَ بِبَعْضِ حَاجَتِهِ. (صحيح بخاري كتاب الوتر) | حضرت نافعؒ نے فرمایا کہ عبداللہ بن عمرؓ وتر کی جب تین رکعتیں پڑھتے تو دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرتے یہاں تک کہ ضرورت سے بات بھی کرتے (پھر ایک رکعت پڑھتے)۔ |

اسی مسئلہ کو سمجھنے کے لئے ایک اور حدیث ملاحظہ فرمائیں:

عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ صَلّٰى ابْنُ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ يَا غُلَامُ ارْحَلْ لَنَا ثُمَّ قَامَ فَاَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ.

(رواہ الطحاوی باب الوتر)

حضرت بکر بن عبداللہؒ نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے پہلے دو رکعتیں پڑھیں پھر لڑکے سے فرمایا اے لڑکے ہمارے لئے سواری تیار کرو (یہ کہنے کے بعد حضرت عبداللہ بن عمرؓ) پھر کھڑے ہوئے اور ایک رکعت نماز پڑھ کر اپنی نماز کو وتر بنایا۔

محترم قارئین کرام ان احادیث مبارکہ نے اس مسئلہ کو واضح کر دیا کہ جب تین رکعت وتر پڑھے تو پہلے دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دے پھر ایک رکعت پڑھے اس طرح تین رکعت وتر بھی ادا ہو جائیں گے اور مغرب کی نماز سے مشابہ بھی نہیں ہوگی اسی طریقہ پر صحابہ کرامؓ کا عمل تھا اور جو شخص صحابہ کرامؓ کی فہم، سمجھ اور عمل کو غلط ثابت کرنے کی ناکام کوشش کر کے اپنی فہم، سمجھ پر عمل کروانے پر زور دے تو ایسا شخص اپنے ایمان کی خیر منائے۔

محترم قارئین کرام: اب مسئلہ یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ تین وتر ایک سلام سے کیوں نہیں پڑھتے تھے اس کے جواب میں بھی حدیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں:

قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَفْصِلُ بَيْنَ شَفْعِهٖ وَوِتْرِهٖ بِتَسْلِيْمَةٍ وَ اَخْبَرَ ابْنُ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ. (رواہ الطحاوی باب الوتر)

و سندہ قوی۔ نیل الاوطار جلد ۳ ص ۲۹

حضرت سالمؒ نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ دو رکعتوں اور ایک رکعت کو سلام سے الگ الگ کرتے تھے اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ بیشک نبی ﷺ بھی (تین وتر) اسی طرح پڑھا کرتے تھے۔

سبحان اللہ! اس حدیث مبارکہ نے تو مسئلہ بالکل ہی واضح کردیا کہ صحابہ کرامؓ تین وتر ایک سلام سے اس لئے نہیں پڑھتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سلام سے تین وتر نہیں پڑھے اور جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ تین رکعت وتر میں دوسری رکعت میں تشہد میں نہ بیٹھ کر بھی مغرب سے مشابہ نہیں ہوتی تو ان کا یہ کہنا غلط ثابت ہوا کیونکہ ان کے اس دعویٰ میں کوئی حدیث ہی نہیں ہے۔

محترم قارئین کرام: بعض لوگوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ وتر کے بعد بھی نماز پڑھ سکتے ہیں تو اس کے جواب میں بھی فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم ملاحظہ فرمائیں:

عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ مَنْ صَلّٰى مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَجْعَلْ اٰخِرَ صَلٰوتِهٖ وِتْرًا فَاِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَاْمُرُ بِذٰلِكَ. (صحیح مسلم)

حضرت نافعؒ نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ جو شخص رات کو (قیام اللیل) پڑھے تو وتر کو سب سے آخر میں پڑھے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہی حکم فرمایا کرتے تھے۔

اس حدیث مبارکہ سے یہ مسئلہ بھی واضح ہو گیا کہ وتر کے بعد سوائے فجر کی سنتوں کے کوئی بھی نماز نہ پڑھے یہی حکم مصطفیٰؐ ہے لیکن بعض لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر کے بعد نماز پڑھی ہے اس لئے ہم بھی پڑھ سکتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ تمام محدثین کرام اور علماء کرام کا یہ مسلمہ اصول ہے کہ جب کسی مسئلہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول اور فعل میں تضاد نظر آئے تو پھر امت فعل پر نہیں بلکہ قول یعنی حکم مصطفیٰؐ پر عمل کرنے کی پابند ہے۔

# عمر فاروقؓ پر بہتان عظیم

بعض لوگ حضرت عمرؓ پر الزام لگاتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے بیس رکعت تراویح پڑھی ہیں یہ حضرت عمرؓ پر بہتان عظیم ہے۔ بھلا حضرت عمرؓ جیسے جلیل القدر صحابی سنت رسول ﷺ کی مخالفت کیسے کرسکتے ہیں۔ لیکن ہمارا یہ ایمان ہے کہ حضرت عمرؓ عمداً سنت رسول ﷺ کے خلاف کبھی اور کوئی بھی کام نہیں کرسکتے، اس لئے الحمدللہ حضرت عمرؓ نے سنت رسولؐ پر عمل کرتے ہوئے اپنی خلافت کے دور میں بھی گیارہ رکعت تراویح کا ہی حکم فرمایا تھا۔ جس کا ثبوت مندرجہ ذیل ہے:

﴿وَعَنِ السَّائِبِ ابْنِ يَزِيْدَ قَالَ اَمَرَ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ اُبَيَّ ابْنَ كَعْبٍ وَتَمِيْمَانِ الدَّارِيَّ اَنْ يَّقُوْمَا لِلنَّاسِ فِيْ رَمَضَانَ بِاِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً وَّكَانَ الْقَارِئُ يَقْرَأُ بِالْمِئِيْنَ حَتّٰى كُنَّا نَعْتَمِدُ عَلَى الْعَصَا مِنْ طُوْلِ الْقِيَامِ فَمَا كُنَّا نَنْصَرِفُ اِلَّا فُرُوْعِ الْفَجْرِ.﴾

(مشکوۃ باب قیام شھر رمضان)

(رواہ موطا مالک کتاب الصلوۃ فی رمضان باب ما جاء فی قیام رمضان)

حضرت سائبؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے ابی بن کعبؓ اور تمیمؓ داری کو یہ حکم فرمایا کہ وہ رمضان میں لوگوں کو گیارہ رکعت (تراویح) پڑھائیں اور امام ان سورتوں کی تلاوت کرتے تھے جس میں تقریباً سو آیات ہوتیں طویل قیام کی وجہ سے ہم لاٹھیوں کے سہارے کھڑے ہوتے تھے اور مسجد سے ہماری واپسی فجر کے قریب ہوتی تھی۔

اور بعض لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ تراویح اور تہجد یہ دو الگ نمازیں ہیں اس حدیث مبارکہ میں اس مسئلہ کی بھی وضاحت ہوگئی کیونکہ جب تراویح پڑھ کر ہی فجر کے قریب فارغ ہوتے تھے تو پھر تہجد کی نماز کہاں گئی؟ اس لئے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ تراویح کے بعد سوائے فجر کے اور کوئی نماز نہیں ہے۔

ہماری ہر اس شخص سے خیر خواہانہ گزارش ہے جو رسول اللہ ﷺ کو آخری نبی مانتا ہے اور حضرت عمرؓ کو رسول اللہ ﷺ کا سچا صحابی سمجھتا اور مانتا ہے کہ وہ نماز تراویح کی تعداد کے بارے میں حضرت عمرؓ کے مندرجہ بالا فیصلہ کو دل کی خوشی سے مانتے ہوئے حضرت عمرؓ پر یہ بہتان عظیم نہ لگائے کہ حضرت عمرؓ بیس رکعت تراویح پڑھتے تھے بلکہ حضرت عمرؓ کے فیصلہ کو مان کر آج سے یہ کہنا شروع کردیں کہ حضرت عمرؓ بیس رکعتیں تراویح نہ خود پڑھتے تھے اور نہ ہی کبھی بیس رکعت تراویح پڑھنے کا حکم فرمایا بلکہ حضرت عمرؓ رسول اللہ ﷺ کی سنت مطہرہ پر عمل کرتے ہوئے خود بھی گیارہ رکعت تراویح پڑھتے تھے اور ایمان والوں کو بھی گیارہ رکعت پڑھنے کا حکم فرماتے تھے۔

## خلاصہ

محترم قارئین کرام مندرجہ بالا احادیث مبارکہ سے اس مسئلہ کا خلاصہ یہ نکلا کہ قیام رمضان، تراویح، قیام اللیل، صلوٰۃ اللیل، تہجد، وتر یہ سب ایک ہی نماز کے نام ہیں۔ اس نماز کی کم سے کم ایک رکعت ہے اور زیادہ سے زیادہ گیارہ رکعتیں ہیں اور اگر ایک سے زیادہ پڑھیں تو ہر دو رکعت پر سلام پھیرنا ہوگا آخر میں ایک رکعت پڑھنی ہوگی۔ لیکن پانچ یا سات رکعت نماز ایک

سلام سے پڑھی جاسکتی ہے لیکن پانچ رکعت نماز میں درمیان میں تشہد میں نہیں بیٹھنا ہوگا بلکہ آخری رکعت میں تشہد میں بیٹھنا ہوگا اور سات رکعت کی نماز میں چھٹی رکعت پر بیٹھنا ہوگا پھر ساتویں رکعت پر بیٹھیں اور وتر کے بعد کوئی نماز نہ پڑھے سوائے فجر کی سنتوں کے اور حضرت عمرؓ نے بیس رکعت تراویح نہ کبھی خود پڑھی ہیں اور نہ ہی پڑھنے کا حکم فرمایا ہے بلکہ حضرت عمرؓ نے سنت رسول ﷺ پر عمل کرتے ہوئے خود بھی گیارہ رکعت پڑھی ہیں اور گیارہ رکعت پڑھنے کا حکم بھی فرمایا ہے۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ کو اپنا نبی اور حضرت عمرؓ کو سچا صحابی ماننے والوں کو بھی چاہیئے کہ وہ آج سے ہی گیارہ رکعت سے زیادہ تراویح پڑھنا چھوڑ دیں۔

**نوٹ** بعض لوگ تین رکعت ایک سلام سے پڑھنے کے ثبوت میں حضرت عائشہؓ کے حوالے سے مستدرک حاکم کی روایت پیش کرتے ہیں لیکن یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ امام احمد نے اس روایت کو ضعیف کہا ہے (دیکھیں منتقی الاحبار جلد ۳ ص ۳۰) اور امام بیہقی نے بھی اس روایت کو خطاء بتایا ہے (دیکھیں نیل الاوطار جلد ۳ ص ۳۱) اس لئے صحیح احادیث کے مقابلہ میں صرف ایک روایت اور وہ بھی ضعیف نا قابل قبول اور رد ہے عمل صرف صحیح احادیث پر ہی کیا جائے گا۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حق سمجھنے، حق قبول کرنے، حق پر عمل کرنے اور حق کی تبلیغ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

**فقط عبدالحمید**

راشد لائبریری ، مسلم روڈ شہدادکوٹ ضلع قمبر شہدادکوٹ
(سندھ) پاکستان/ رمضان المبارک ۱۴۳۲ھ اگست ۲۰۱۱ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# ہماری مطبوعات

| نمبر | نام کتاب |
|---|---|
| ۱ | ذرا سوچیے! |
| ۲ | مقام علماء |
| ۳ | اگر سچے ہو تو ثبوت دو |
| ۴ | حق کی گواہی |
| ۵ | متحد ہونے کا واحد طریقہ |
| ۶ | کیا ہم عذاب الٰہی کو دعوت تو نہیں دے رہے ہیں |
| ۷ | دعوت تحقیق |
| ۸ | نمازوں کے اوقات قرآن سے |
| ۹ | نماز فجر کا وقت کب شروع ہوتا ہے |
| ۱۰ | ہم رفع الیدین کیوں کرتے ہیں؟ |
| ۱۱ | فاتحہ خلف الامام |
| ۱۲ | نماز میں درود کے بعد پڑھنے کی دعا |
| ۱۳ | بیس رکعت تراویح خلاف سنت ہے |

| نمبر | نام کتاب |
|---|---|
| ۱۴ | دیوبندیوں اور بریلویوں کا نماز جنازہ کا طریقہ خلاف سنت ہے |
| ۱۵ | حضرت عمرؓ پر بہتان عظیم |
| ۱۶ | حضرت عثمانؓ پر بہتان عظیم |
| ۱۷ | بارہ ربیع الاول کو صحابہ کرام کا عمل اور ہم |
| ۱۸ | ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سچی ہیں یا طارق جمیل |
| ۱۹ | تبلیغی جماعت کو تبلیغ |
| ۲۰ | گیارہویں والے پیر کے ارشادات |
| ۲۱ | کیا خصی جانور کی قربانی جائز ہے؟ |
| ۲۲ | اللہ زیادہ بولنے والوں سے بغض رکھتا ہے |
| ۲۳ | بہشتی زیور کے مسائل |
| ۲۴ | آزمائش اور جماعت |
| ۲۵ | مسئلہ فسخ نکاح |
| ۲۶ | اسلام میں جمہوریت نہیں |

| نمبر | نام کتاب |
|---|---|
| ۲۷ | کیا غیر قریشی کو امیر بنایا جا سکتا ہے؟ |
| ۲۸ | |
| ۲۹ | |
| ۳۰ | چیلنج کا جواب |
| ۳۱ | حنفی پاکٹ بک کی حقیقت |
| ۳۲ | اتحاد کی دعوت |
| ۳۳ | فتنوں سے بچنے کا طریقہ |
| ۳۴ | ننگے سر نماز پڑھنا |
| ۳۵ | حدیث اور اہلحدیث |
| ۳۶ | وتر اور تراویح کے مسائل |
| ۳۷ | |
| ۳۸ | صلوٰۃ الجمعۃ |
| ۳۹ | قوم کی دعا |
| ۴۰ | دعا مانگنے کا طریقہ |
| ۴۱ | سر کے بال |
| ۴۲ | جوتوں کے مسائل |

اور اس کے علاوہ بہت کچھ




## راشد لائبریری

مسلم روڈ کمبوہ محلہ شہدادکوٹ سندھ پاکستان موبائل نمبر: +92-3013291314